به نام خداوند بخشنده مهربان

In the Name of Allah, the Compassionate the Merciful

Al-Mustafa International
Translation and Publication Center

اسلامی عرفان

محمد جواد رودگر

مترجم
محمد مقبول میر

حرف ناشر

انقلاب اسلامی کی عظیم کامیابی اور ارتباطات کے عالمی سطح پر وسعت پانے سے مسلمان دانشمندوں کو انسانی علوم کے شعبہ سے متعلق سوالات اور نئے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا ہے جو عصر حاضر میں حکومت سنبھالنے کی سنگین ذمہ داری کی بنا پر پیش آئے ہیں -ایسا دور کہ جس میں ملکوں کو ادارہ کرنے میں تمام پہلوؤں میں دین و سنت کی پابندی ایک بہت بڑا چیلنج ہے -اسی بنا پر دین کے شعبہ میں عالمی معیاروں اور خالص و عمیق افکار و نظریات کے روز آمد ، منظّم ، عملی طور پر مفید اور جامع و عمیق مطالعہ اور تحقیق کی ضرورت ہے- نیز دین کے شعبہ میں تحقیقات انجام دینے والے محققین کی تربیت اور انہیں فکری انحراف سے محفوظ رکھنا اس شجرہ طیبہ کے معماروں بالخصوص رہبر کبیر امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ اور رہبر معظم انقلاب اسلامی مدظلہ کے نزدیک انتہائی اہمیت کا حامل ہے-

مغربی تہذیب و ثقافت کا سوشل میڈیا اور ارتباطات کے میدان میں عالمی سطح پر وسعت پانا اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ اس موضوع سے لگاؤ رکھنے والے افراد اور محققین کو چاہیئے کہ وہ بلند افکار اور اعلیٰ اقدار سے آشنائی پیدا کریں اور یہ اہم ذمہ داری مختلف تخصصی شعبوں کے ایجاد کرنے ، جدید علمی متون تولید کرنے ، علوم کے دائرہ کو وسیع کرنے اور طلاب کی منظّم تعلیم و تربیت کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہے -یہ سلسلہ کبھی بنیادی مباحث کے انجام دینے اور تخصصی متون تدوین کرنے سے اور کبھی علمی مسائل کو زیر قلم لانے سے حاصل ہوتا ہے-

تعلیمی مراکز ایک منظّم ، قانونی اور جدید تعلیمی نظام کے سایہ میں ہی رشد و ترقی کر سکتے ہیں- درسی نصاب اور تعلیم و تحقیق کے طریقہ کار پر نظر ثانی اور انہیں جدید ٹیکنالوجی سے لیس کرنا علمی و تحقیقاتی مراکز کی ترقی کا باعث بنتا ہے-

جامعۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ العالمیۃ کی ایک تعلیمی ادارہ ہونے کے ناطے اہم ذمہ داری غیر ایرانی طلاب کی تعلیم و تربیت ہے، جس کے لیے اس ادارہ کی ایک اہم کوشش کا عنوان، مناسب درسی نصاب تالیف کرنا ہے- دینی علوم میں مختلف موضوعات پر درسی نصاب کی تدوین اور اشاعت اسی سلسلے کی کڑی ہے-

المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ بین الاقوامی ادارہ برائے ترجمہ و نشر

فہرست

تمہید ۸
مقدمہ ۱۱
پیش گفتار ۱۳
پہلی فصل: عرفان شناسی ۱۷
عرفان کی قسمیں ۲۰
۱. عرفان نظری ۲۰
۲۔ عرفان عملی ۲۲
عرفان کی بنیادیں ۲۲
پہلی سے دسویں صدی ہجری تک عرفاء کی تاریخ ۲۴
قرن اوّل کے عُرفاء ۲۴
قرن دوم کے عُرفاء ۲۵
قرن سوم کے عُرفاء ۲۵
قرن چہارم کے عُرفاء ۲۶
قرن پنجم کے عُرفاء ۲۶
قرن ششم کے عُرفاء ۲۶
قرن ہفتم کے عُرفاء ۲۷
قرن ہشتم کے عُرفاء ۲۷
قرن نہم کے عُرفاء ۲۸
قرن دہم کے عُرفاء ۲۸

دوسری فصل: عرفان فہمی کا طریقہ ۲۹
قلب، عرفانی معرفت کا سر چشمہ ۳۰
تیسری فصل: اسلامی عرفان کے اصول اور قواعد ۳۵
توحید ۳۵
انسان کامل ۳۸
عرفان کی زبان ۴۱
۱. اشاروں کی زبان کیوں؟ ۴۴
۲. عُرفا کے مقاصد سمجھنے کا راستہ ۴۵
عشق و محبت ۴۶
اپنی شناخت ۵۳
چوتھی فصل: عرفان اسلامی کی خصوصیات ۵۹
عرفان شریعت محور ۵۹
۱۔ شریعت، طریقت اور حقیقت ۶۱
۲۔ عارفانہ عبادت ۶۴
اسلامی عرفان میں معقول و مقبول ریاضت ۷۱
عرفان اسلامی میں ریاضت کی کارکردگی اور خصوصیات ۷۳
نفسانی قوتوں کو بدل دینا نہ کہ مکمل چھوڑ دینا ۷۴
۱۔ تحقیر اور اپنے نفس سے مقابلہ کرے گا؟ ۷۴
۲۔ بعض اسلامی احکام میں افراط اور بعض وظائف کی فراموشی ۷۹
۳۔ اسلامی زہد، دنیا سے دوری اور رہبانیت نہیں ہے ۸۴
عرفان کی آفت شناسی ۸۵
نہج البلاغہ میں عُرفا کی خصوصیات ۸۷
پانچویں فصل: عرفان اور زندگی ۸۹
عبودیت سے ربوبیت تک کے مراحل ۸۹
عرفان اور سماج ۹۳
عرفان اور سیاست ۹۷

نتیجہ ۹۹

عرفان کا عملی دستور ۹۹

سیر وسلوک اور عرفان کا نتیجہ ۱۰۲

آخری بات ۱۰۳

مزید مطالعہ کے لیے کتب ۱۰۶

منابع و مآخذ ۱۰۷

تمہید

عہد حاضر کے حقیقت طلب اور تشنہ علم نوجوان، اپنے دینی معتقدات و تعلیمات کے متعلق گہری آشنائی حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ فکری، ثقافتی اور معاشرتی مسائل و موضوعات کے بارے میں گہری نظر کے حامل ہو سکیں۔ لہٰذا وہ مختلف کتب کے مطالعہ میں مصروف ہیں لیکن یہ تشنگیِ علم انہیں بیشتر و بہتر علم و آگہی کی دعوت دیتی ہے تاکہ وہ اصل اور بنیادی افکار کے سہارے اپنی فکر کی تعمیر کر سکیں۔

اسلامی مکتوبات کے درمیان علّامہ شہید مرتضٰی مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے علمی آثار، ایک جامع، معتدل، صحیح، عقلی اور مستحکم مجموعہ کے بطور موجودہ اور آئندہ نوجوان نسل کے لئے معتبر راہنما کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اصلیت، تخلیق، انصاف، استحکام، قلم کی رسائی، عبارت کی روانی، عصری ضرورتوں کا خیال، منظّم فکری نظام کا تعارف، انصاف پسندانہ تنقید، حاصل شدہ نتائج و نظریات کا مستحکم دفاع، وہ خصوصیات ہیں جن کے بموجب علّامہ شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے افکار و نظریات کو جلا ملی ہے اور دوام عطا ہوا ہے۔ ان خصوصیات کے سبب، نوجوان نسل اور علمی حلقہ پر ان کے علمی مکتوبات اور افکار و نظریات سے آشنائی نیز ان کی علمی میراث کی حفاظت لازمی قرار پاتی ہے۔

"کانون اندیشہ جوان" نے جدید نسل کی دلچسپی کے پیش نظر اور شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے افکار و نظریات سے انہیں روشناس کرانے کی غرض سے "چلچراغ حکمت" نامی مجموعۂ کتب کی اشاعت کی ہے جس کی بنیاد شہید مرتضٰی مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے تمام مطبوعہ آثار ہیں۔

اس مجموعہ کتب میں کوشش کی گئی ہے:

۱. ہر کتاب ایک خاص موضوع کے سلسلہ میں ہو۔

۲. معیار، "بہتر" کا انتخاب ہو۔ شہید مرتضٰی مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے نظریہ کو ان کی تمام مطبوعہ کتب اور ڈائریوں سے اخذ کرتے ہوئے موضوعاتی شکل میں خلاصتاً پیش کیا جائے۔

۳. مؤلف کا تصرّف، تالیف، اقتباس، خلاصہ اور تنظیم و ترتیب کی حد تک ایک جدید پیرائے اور جاذب فصول کی صورت میں ہو۔

۴. شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے اسلوب کا خیال اور امانت کی رعایت، ہر کتاب کی ترتیب کا معیار ہو۔

۵. مجموعہ ہذا کے اعتبار کی خاطر تمام مطالب و مضامین کو شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے مطبوعہ آثار سے مستند کیا جائے۔

۶. مؤلف کی ذاتی وضاحتوں کو اصل عبارت سے الگ، مقدمہ یا اصل کلام کے بعد مرقوم کیا جائے۔

"چلچراغ حکمت" افکار شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے سر سبز باغ تک پہنچانے کے لئے محض ایک پُل کی حیثیت رکھتا ہے۔ ظاہر ہے کہ نوجوان قارئین اور طلّاب اس مجموعہ کتب کے مطالعہ کے بعد خود کو شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات سے بے نیاز نہیں سمجھیں گے بلکہ دوسرے مرحلہ میں ان کی کتب کے مطالعہ کی طرف راغب و مانوس ہوں گے۔

اس مجموعہ کے عناوین و فصول کی ترتیب میں چلچراغ حکمت کے علمی گروہ کے اعضاء منجملہ: جناب عبدالحسین خسرو پناہ، جناب حمید رضا شاکرین، جناب محمد علی داعی نژاد، جناب علی ذو علم محمد باقر پور امینی (علمی زعیم) کی پیہم نگرانی نیز مدیر انتظامات جناب عباس رضوانی نسب اور ان کے معاونین جناب رضا مصطفوی (ایڈیٹر) اور جناب میکائیل نوری کی مساعی جمیلہ کے ہم تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

چلچراغ حکمت کے سلسلہ کی اس کتاب کا موضوع "اسلامی عرفان" ہے، جو عبدالحسین خسرو پناہ صاحب کے زیر نگرانی جناب محمد جواد رود گر صاحب کی مساعی جمیلہ سے معرض وجود میں آسکی ہے۔

ہم اس مجموعہ کی ترتیب و تنظیم میں تعاون کرنے والے تمام افراد کے شکر گزار ہیں اور قارئین کی تجاویز اور تبصروں کا استقبال کرتے ہیں۔ امید ہے کہ یہ مجموعہ کتب جدید نسل کی علم افزائی، فکرسازی اور شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے پاکیزہ افکار و نظریات سے ان کی انسیت و آشنائی میں راہگشا ثابت ہو گا۔

مقدمہ

عالم اسلام میں ہمیشہ سے قرآن و اہلبیت علیہم السلام کی بے نظیر تعلیمات کے سایہ میں عظیم ہستیوں نے تربیت پائی جنہوں نے اپنے علم و عمل اور فکر و معرفت کے ذریعہ تشنگان اسلام ناب محمدی کو سیراب کیا جو زمانے کے اعتبار سے کسی بھی صدی میں ہی کیوں نہ گزربسر کرتے ہوں، لیکن اپنی فکر و معرفت کی وجہ سے وہ ہمیشہ زمانے سے آگے رہے اور ہر دور کی نسل کو اپنے بلند افکار سے آراستہ کرتے رہے، وہ ہمیشہ زندرہ و جاوید ہیں کیونکہ ان کی فکر و عمل زندہ و جاوید ہے انہی ہستیوں میں سے بیسویں صدی عیسوی کے عظیم مفکر اسلام آیت اللہ شہید مرتضی مطہری رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی ہے جن کی فکر و عمل، فہم و درایت، کوشش و جدوجہد کا ثانی نہیں ہے، جنہوں نے دین اسلام کے ہر مسئلہ کو باریک بینی سے دیکھا، مختلف فراموش شدہ امور کو پھر سے احیا کیا، آج چار دہائیوں کے بعد بھی ان کے افکار میں وہ تروتازگی پائی جاتی ہے جس سے دور حاضر ہی نہیں بلکہ ہر دور کی فرسودہ اور شبہات میں گھری نسل کی ناکام تشنگی دور ہوتی رہی، آپ نے اسلام کا نظام اس طرح سے پیش کیا کہ زندگی سے جڑے کسی بھی ظاہری اور روحانی امر کو دینی دستور کے پیرائے میں نکھارا۔ آپ کی فکری اور علمی خدمات اور بلند افکار کے بارے میں اتنا ہی کافی ہے کہ بانی انقلاب اسلامی امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اپنے جگر کا ٹکڑا بتایا، آپ کی شہادت پر گریہ کیا اور آپ کے بلند افکار کی ترویج کے لئے ہر عام و خاص کو راغب کیا ان کی خدمات کو سراہتے ہوئے امام راحل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"یہ ان ستاروں میں سے ایک ہے جو عمل کو ایمان، اخلاق کو عرفان، برہان کو قرآن اور علم کو حکمت (سے جوڑتے تھے) اپنی شہادت سے سماج کی ہدایت کی اور تاریکیوں کی ظلمتوں میں ڈوبے ہوئے سماج کے لیے مشعل راہ بنے جو ایک چراغ کی طرح جلتے رہے اور اپنے چاہنے والوں کو اپنے نور کی کرنوں سے منور کرتے رہے۔"

آپ مزید فرماتے ہیں: "میں نے اگرچہ اپنے جگر کے ٹکڑے کو کھویا ہے لیکن مجھے اس بات پر فخر ہے کہ اسلام کے دامن میں اتنے عظیم اور بہادر جوان کل بھی موجود تھے اور آج بھی ہیں قوت بیان، طہارت روح اور ایمان کی طاقت میں مطہری رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ لیکن ان کا برا چاہنے والوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان کے چلے جانے سے ان کی اسلامی اور فلسفی شخصیت ختم نہیں ہو جائے گی۔

اشراق پبلیکیشنز جموں و کشمیر نے آپ کے افکار کو ہر خاص و عام تک پہنچانے کی غرض سے نیز علمی حلقے بالخصوص کالج اور یونیورسٹیز کے طالب علموں کو زندہ دل او ربیدار افکار سے آگاہی کے واسطے اس فکری مجموعہ "چہل چراغ حکمت" کو اردو زبان میں ترجمہ کرنے کی مساعی جمیلہ کی ہے تاکہ آنے والی نسل، دشمنان دین و ایمان کے مقابل میں علمی و فکری اسلحہ سے آراستہ ہو اور انکے اندر امت مسلمہ کو صحیح راہبری اور فکر و عمل کے بحران میں درست اور بروقت مدیریت کرنے کی صلاحیت پیدا ہو۔

بنابر این اشراق پبلیکیشنز جموں و کشمیر ان تمام طالب علم، علماء، مترجمین، اور اشاعت میں تعاون کرنے والے جملۂ مومنین کی شکر گزار ہے جنہوں نے اس علمی اور فکری خزانے کو نسل جوان تک پہنچانے میں مخلصانہ تعاون کیا ہے۔اس امید کے ساتھ کہ امام زمانہ عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل کا سبب بن جائے۔

مظفر حسین بٹ
اشراق پبلیکیشنز جموں و کشمیر

پیش گفتار

اُستاد شہید مرتضیٰ مطہری رحمۃ اللہ علیہ ایک دین دار اور دین شناس دانشور ہونے کے ساتھ ساتھ ایسی شخصیت کے حامل تھے کہ جنھوں نے دینی اور درک، دانائی اور دینداری جیسی صفات کو اپنے اندر سمیٹ لیا تھا۔ وہ خلوص اور بصیرت کی توانائی اور عقل و معرفت کے دو عظیم ابزاروں سے حقیقی اسلام کا دفع کرتے تھے اگرچہ انہوں نے دین اسلام کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرنے اور لوگوں تک پہنچانے کی خاطر اجتہادی طریقہ کا سہارا لیا، دین اسلام کو بیان کرنے کے لئے ایک خاص دید و نظر کے وسیلہ کو اپنایا اور وہ ایک غیر قابل انکار اور برجستہ کردار ادا کرتے ہوئے ایک بے نظیر اور لاثانی صاحب نظر کے طور پر اسلامی افق پر چھا گئے۔ شہید مرتضی مطہری رحمۃ اللہ علیہ نے علم عرفان کے میدان میں بھی دو نقطہ نظر سے استفادہ کیا ہے:

الف۔ برون دینی کا نظریہ: یعنی پہلے عرفان کے فلسفے کو مورد تحقیق و بررسی قرار دیا جائے اس کے بعد عرفان اور عارفوں کی معرفت شناسی کے حوالے سے تحقیق کی جائے، تاکہ اس علم کا تاریخی، علمی، سماجی، معنوی اور روانشناسی پس منظر کی توضیح و تبیین اور تجزیہ کیا جاسکے۔

ب) درون دینی کا نظریہ: یعنی اسلام اور عرفان کی نسبت، اسلام کی عرفانی معرفت شناسی، مسلم عارفوں کی صفتیں، اصول و عقائد، کتابیں، ان کے عرفانی درجات و مقامات اور زبان وغیرہ کو قرآنی آیات و اسلامی روایات (جو درون اور برون گرائی کے علاوہ وحی اور عقلی خصوصیات کی حامل ہوں) سے تطبیق، تحقیق اور تحریر کئے جائیں۔

شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ حقیقت کی جستجو میں تھے انہوں نے اسلام کے اصلی معارف، فرہنگ و تمدن اور ثقافت کی طاقت و قدرت اور روحانی استغناء کو واضح و روشن کرنے کے لئے معنوی و عرفانی قضیوں اور سیر و سلوک کے دستور العمل سے کافی مقدار میں استفادہ کیا تاکہ اسلام کے حقیقی عرفان (نہ کہ اجنبی اور وارداتی عرفان) کو دوسروں پر واضح کیا جا سکے۔ عرفان کے سلسلہ میں ان کا عقیدہ یہ تھا کہ اسلامی تعلیمات و معارف سے ہی حقیقی اسلامی عرفان کا ظہور ہوا ہے نہ یہ کہ عرفان اسلامی سے اسلام کے حقیقی معارف عیاں و بیاں ہوئے ہوں۔ یعنی اسلام اور انسان کے بارے میں ان کا نظریہ یہ تھا کہ نہ اسلام، عرفان ہے اور نہ ہی عرفان، اسلام۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہا جائے کہ اسلام و عرفان نہ عینیت رکھتے ہیں اور نہ ہی غیریت رکھتے ہیں۔ بلکہ عرفان اسلامی کی اصالت، عمیق اور جامع ہونا، قرآنی اور ولائی عرفان کے کمالات، معقول، متعادل اور اس کی بینش و نظریات کے متوازن ہونے پر راسخ عقیدہ رکھتے تھے۔ اور انہوں نے عرفان اسلامی کی منطق کو قرآن پاک کی اس آیہ شریفہ ﴿رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾[1] سے تفسیر کیا ہے[2]۔ استاد مطہری رحمۃ اللہ علیہ عرفان بدون خدا کو جھوٹ کا پلندہ اور فاحش خطا سے تعبیر کرتے ہیں[3]۔ لہٰذا ان کا ماننا تھا کہ جو عرفان قرآن و سنت اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی سیرت سے ماخوذ ہو وہ کار آمد، زندگی ساز، انسان کی روزمرہ حیات و واقعیت کا جزء لاینفک عنصر ہے کہ جس میں عبد و معبود کا رشتہ و رابطہ ہمیشہ پایا جاتا ہے۔

جس عرفان کا استاد مطہری رحمۃ اللہ علیہ دفاع کیا کرتے تھے اس عرفان کا نمونہ عمل: انسانی فطرت، الٰہی عبودیت، توحید اور انسان کامل (معصوم) ہوتا ہے۔ جس عرفان میں عقل و عشق یک ہی منزل کے مسافر ہیں نہ کہ ایک دوسرے سے جدا، جس کی ابتدا معرفت و

۱۔ سورہ نور آیہ ۳۷

۲۔ آشنائی با قرآن، ج ۴، ص ۱۲۱ _ ۱۲۴

۳۔ ایضا: ص ۱۲۳ _ ۱۳۶

مراقبت نفس سے ہوتی ہے اور معرفت خدا، اخلاق الٰہی اور اپنے آپ کو الٰہی صفات کے سانچے میں ڈھالنے پر منتہی ہوتا ہے، تاکہ علم الٰہی کے پرتو میں انسان کا پیکر ناقص، سالک الی اللہ اور انسان کامل و مکمل کی صورت میں لقاء اللہ سے وصل ہو جائے۔

اس مختصر مکتوب میں استاد مرتضی مطہریؒ کے عرفان سے متعلق تمام نظریات کو ان کے آثار سے استخراج کر کے جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لہٰذا اس مختصر کتابچہ میں عرفان کی مفہومی، تاریخی اور معرفت شناسی کی ابتدائی بحث سے لے کر، اصول، زبان، عرفانی سیر و سلوک کی راہیں، شریعت، طریقت اور حقیقت کے علاوہ عرفان کے معنوی مراحل و مقامات اور دستورالعمل کے ساتھ ساتھ عرفان کی کمزوری و خامی، ابداء، تحلیل اور سیر و سلوک کی بحث پر کتاب کا اختتام کیا گیا ہے۔

امید ہے کہ موجودہ تحقیق، عرفان اسلامی کی وضاحت اور اسلام کے سچے اور حقیقی عارفوں کی خصوصیات، منفی اور غیر مستقیم تنقید، نو ظہور اور ماڈرن عرفان کی وضاحت اور تشنگان علم عرفان کے لئے مؤثر و مفید واقع ہو اور استاد مطہریؒ کی رفیع عرفانی نظریات کو بنحو احسن بیان کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہو۔